Oriental College Magazine, Vol.101, No. 04, Serial No. 382, 2025

فارسی میں منظوم مناقبِ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

آصف علی چٹھہ، پی ایچ ڈی

صدرِ شعبہ اُردو، گورنمنٹ ایم اے او کالج، لاہور

بصیرہ عنبرین، پی ایچ ڈی

ڈائریکٹر ادارہ زبان وادبیاتِ اردو، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

Persian poems in praise of Sheikh Abdulqadir Jillani

Asif Ali Chatta, PhD
Chairman Department of Urdu, Govt. MAO College, Lahore
Baseera Ambreen, PhD
Director, IULL, University of the Punjab, Lahore

Abstract

Hazrat Sheikh Abdul Qadir Gilani was a famous saint, preacher and oponym of the Qadiriyya, one of the oldest Sufi orders. He held the highest position in the hierarchy of Sufi saints. Sheikh Abdul Qadir Gillani was doubly a sayyid. On his father side he descends from Hazrat Imam Hassan and on his mother side he descends from Imam Hussain, Allah be well pleased with Them. *Sirr al-Asrar*, *Ghunyat al Talbeen*, *Fatuh al Ghaib* and *al Fathar-Rabbani* are his famous books. A lot of saints and scholars paid tribute to him in prose and poetry. Persian poetry has also achieved this grace. This article deals with the valuable Persian poetry by different Sufi poets and scholars in form of manqabat that describes his spiritual significance and virtues.

Keywords:
Sheikh Abdul Qadir Gillani, Persian Poetry, Manqabat, Qadiriyya, Sufi.

سلسلۂ قادریہ کے بانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا شمار اسلام کی تاریخ ساز اور لاثانی شخصیات میں ہوتا ہے۔ تقریباً تمام معروف روحانی سلاسل کے اولیائے کبار نے آپ سے فیض حاصل کیا اور آپ کی عظمت و بزرگی کو تسلیم کیا۔ اس لیے آپ پیرانِ پیر کے لقب سے بھی یاد کیے جاتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپؒ کا سلسلۂ نسب والد ماجد کی جانب سے دس واسطوں سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے تیرہ واسطوں سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے ملتا ہے۔ آپ ۴۷۰ھ میں گیلان (ایران) کے ایک قصبے میں پیدا ہوئے۔

آپ کی ولادت کے وقت ملت اسلامیہ سیاسی و سماجی طور پر زوال کا شکار تھی۔ سیاسی مرکز بغداد میں طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا، بعض مؤرخین نے اس زمانے کو دنیائے اسلام کا تاریک ترین دور قرار دیا ہے کیونکہ اس دور میں عالم اسلام شدید سیاسی و فکری ضعف و اضمحلال کا شکار تھا۔ ان نامساعد حالات میں آپ نے اصلاحِ امت کا بیڑا اٹھایا۔ آپ نے اپنے علمی و روحانی افکار سے بے یقینی، تشکیک اور بے عملی کے پردے چاک کیے۔ آپ نے حقیقی اسلامی طرزِ فکر اور حسنِ کردار کو اپنے عہد میں پھر سے زندہ کرتے ہوئے صحیح معنوں میں "محی الدین" ہونے کا ثبوت دیا۔ آپ نے اپنے دروس و خطابات اور تصنیف و تالیف کے ذریعے بے مثال علمی، اصلاحی، روحانی اور تبلیغی خدمات سر انجام دیں۔

حضرت سیدنا غوث اعظمؒ کے علمی و روحانی مقام و مرتبہ کے باعث آپ کی عزت و عظمت شرف و سعادت اور رفعت و شوکت کا اظہار ہر دور کے اولیا، علما اور صوفیا نے بصد محبت کیا ہے۔ یہ تحسین و اعتراف منظوم و منثور ہر دو صورتوں میں موجود ہے۔ عربی میں منظوم خراجِ عقیدت پیش کرنے میں حضرت شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسفؒ، حضرت امام محمد بن سعید بن احمد بن سعیدؒ، حضرت شیخ ابو مدین شعیب مغربی، قاضی ابو بکر بن قاضی فوق الدین، اسحاق بن ابراہیم المعروف الفتاح المصریؒ، حضرت بندہ نواز گیسو دراز چشتی نظامیؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا فیض احمد فیضؒ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

فارسی میں منظوم نذرانہ محبت پیش کرنے والوں میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ، حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ، حضرت سلطان باہوؒ، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ ایسی عظیم روحانی شخصیات شامل ہیں اسی طرح حضرت شاہ ابو المعالیؒ، حضرت شاہ محمد غوث قادریؒ، حضرت بندہ نواز گیسو درازؒ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ سمیت متعدد اولیا و صلحا آپ کی مدح میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

علاوہ ازیں اردو شاعری پر نظر ڈالیں تو مولانا محمد قاسم نانوتوی، ولی دکنی، مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ، حسرت موہانی، بیدم شاہ وارثی، حسن رضا خان بریلوی، سید نصیر الدین نصیر، حفیظ تائب، ضیاء القادری، مظفر وارثی، امید فاضلی، مائل کرنالوی، صبیح رحمانی، نیاز بریلوی، محمد اعظم چشتی، محمد ظفر الحق چشتی اور حافظ مظہر الدین سمیت بیسیوں علما اور شعرا عقیدت و محبت میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح پنجابی شاعری کا دامن بھی آپ کے مناقب سے مالا مال ہے۔ پنجابی شعرا میں پیر وارث شاہؒ، حضرت سلطان باہوؒ، میاں محمد بخشؒ، پیر فضل گجراتی، مولوی غلام رسول، دائم اقبال دائم، محمد بوٹا اور حفیظ تائب وغیرہ نے آپ کے محامد و مناقب بیان کیے ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں چند منظوم فارسی مناقب کا اختصار سے بیان ہیں۔ بعض مناقب مختصر ہیں اور بعض نہایت طویل اور اپنے فکری و فنی محاسن کے باعث دامن کش دل لیکن طوالت کے خوف سے نمونے کے طور پر ہر شاعر کے صرف دو شعر نقل کیے جا رہے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ (۵۳۶ - ۶۳۲ھ) سلسلہء چشتیہ کے بلند پایہ بزرگ تھے۔ آپ کے دستِ حق پرست پر لاکھوں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے ہم عصر اور قریبی عزیز بھی تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز سیدنا غوث الاعظمؒ کے مناقب میں فرماتے ہیں کہ آپ ہدایت کے نور ہیں، دو عالم کے سلطان ہیں، آپ کی جلالت سے زمین و آسمان حیران ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں آپ کی شان بلند ہے۔ آپ مریدوں کے عیوب کے پردہ پوش ہیں۔ آپ ملکِ ولایت کے سلطان اور منبع جود و سخا ہیں:

یا غوثِ معظم نورِ ہُدیٰ مختارِ نبی ﷺ مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطبِ عُلیٰ حیراں ز جلالت ارض و سما
در بزم نبی ﷺ عالی شانی ستّارِ عیوبِ مریدانی
در ملکِ ولایت سلطانی اے منبعِ فضل جود و سخا(۱)

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (۱۱۸۶ء - ۱۲۳۶ء) بھی چشتیہ سلسلے کے معروف درویش تھے۔ آپ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے مرید و خلیفہ اور بابا فرید گنج شکرؒ کے مرشد و پیشوا تھے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی شان میں یوں رطب اللسان ہیں:

قبلہء اہلِ صفا حضرتِ غوث الثقلینؒ
دستگیرِ ہمہ جا حضرت غوث الثقلینؒ

خاکِ پائے تو بود روشنیِ اہلِ نظر
دیدہ را بخش ضیا حضرتِ غوث الثقلینؒ(۲)

یعنی غوث اعظمؒ کی ذاتِ گرامی قبلہء اہلِ صفا ہے۔ آپ ہر جگہ دستگیری فرماتے ہیں اور آپ کی خاکِ پا اہلِ نظر کی روشنی ہے۔

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ (۱۱۷۰۔۱۲۶۷ء) سلسلہ سہروردیہ کے نامور بزرگ اور ولی کامل تھے۔ آپ نے شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ سیدنا غوث اعظم سے از حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ چنانچہ اپنی محبت اور پیرانِ پیر کی اعلیٰ نسبی کی طرف یوں اشارہ کرتے ہیں:

ثمرہء شجرِ نبیؐ و میوہء باغِ علیؓ
سرو بُستانِ حسنؓ آن سرورِ دنیا و دیں
نورِ گلزارِ حسینؓ آن جوئبارِ رحمتش
پیرِ پیراں ، پیرِ من ، محبوبِ رب العالمینؒ(۳)

حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ (۱۱۹۶۔ ۱۲۹۲ء) حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے مریدِ خاص اور بھانجے تھے۔ آپ بھی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ سے والہانہ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ سلطانِ عاشقاں ہیں، میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، آپ کی ذاتِ اقدس اہلِ محبت کے لیے قبلہء ایمان ہے، میں نے آپ کے کوچے کی خاک پر اپنا سر رکھا ہے کیوں کہ آپ کا کوچہ اہلِ دل کا سازوسامان ہے:

من آمدم بہ پیشِ تو سلطان عاشقاں
ذاتِ تو ہست قبلہء ایمانِ عاشقاں
صابر بخاکِ کوئے تو سر راہ نہادہ است
زاں رو کہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقاں (۴)

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری (۷۱۸ھ۔۷۹۱ھ) سلسلہ نقشبندیہ کے بانی اور معروف بزرگ تھے۔ یہ سلسلہ بھی دنیا بھر میں مشہور ہے۔ سلسلہ مجددیہ، خالدیہ اور سیفیہ بھی اس کی مشہور شاخیں ہیں۔ خواجہ نقشبند کی محبت اس منقبت سے مترشح ہے:

بادشاہِ ہر دو عالم شیخ عبدالقادرؒ دراست
سرورِ اولادِ آدم شیخ عبدالقادرؒ است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شیخ عبدالقادرؒ است (۵)

حضرت بندہ نواز گیسو دراز چشتی نظامیؒ (۱۳۲۱ء۔ ۱۴۲۲ء)، حضرت چراغ دہلی کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ اسی لیے "سلطان القلم" کے لقب سے جانے جاتے تھے۔ آپ بھی بارگاہِ غوثیت میں سائل بن کر کھڑے، نظر کرم کے متمنی نظر آتے ہیں:

قطبِ حق یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر
بندہ ام ، شرمندہ ام ، جُز تو ندارم دستگیر
بردرِ درگاہِ والا سائلم اے آفتاب
خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیرانِ پیر (۶)

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی (۱۴۱۴ء۔ ۱۴۹۲ء) پندرھویں صدی عیسوی کے عظیم نقشبندی صوفی بزرگ اور شاعر تھے۔ آپ متعدد کتب کے مصنف تھے۔ آپ کا صوفیانہ اور نعتیہ کلام نہایت دل پذیر ہے۔ حضرت جامی سیدنا غوثِ اعظمؒ کے نجیب الطرفین سید ہونے کے شرف کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

آں شاہ سرافراز کہ غوث الثقلین است
دراصل صحیح النسبین از طرفین است
از سوئے پدر تا با حسنؓ سلسلہء اُو
وز جانبِ مادر دُر دریائے حسینؓ است (۷)

یعنی وہ عظیم بادشاہ جنھیں غوث الثقلین کہا جاتا ہے، اصل میں طرفین سے صحیح النسب سید ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب والد ماجد کی طرف سے حضرت حسنؓ تک پہنچتا ہے اور والدہ ماجد کی جانب سے وہ حضرت امام حسینؓ کے بحر کا گوہر تابدار ہیں۔

حضرت شاہ محمد غوث قادریؒ (۱۴۰۱ء۔۱۵۱۷ء) کا سلسلہء نسب بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے۔ آپ نے شرحِ غوثیہ کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھی اور حدیث شریف سے متعلق علوم کا تذکرہ بھی مفصل فرمایا ہے۔ آپ مدحِ غوث اعظمؒ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں جہان کے

کام سیدنا غوث اعظم کے سپرد فرمائے ہیں۔ آپ کی دعا سے تقدیر بدلتی ہیں لہٰذا ہم بھی غم واندوہ میں آپ کی دعا کے متمنی ہیں:

صبا بحسنِ ادب گو تو غوثِ اعظم را
خدا سپرد بتو کارِ ہر دو عالم را
تو آں شہی کہ کُن رد قضائے مبرم را
بری ز خاطرِ ناشاد محنت و غم را (۸)

حضرت شاہ خیر الدین محمد ابو المعالی لاہوریؒ (۱۵۵۳ء۔ ۱۶۱۵ء) بھی سلسلہ قادریہ سے وابستہ تھے۔ آپ حضرت شیخ داوٗد شیر گڑھی کے مرید خاص اور حضرت میاں میر قادریؒ کے ہم عصر تھے۔ آپ سے متعدد کتب یادگار ہیں۔ آپ نے "تحفۃ القادریہ" کے نام سے حضرت غوث اعظمؒ کی سوانح حیات مرتب کی ہے۔ آپ سیدنا غوث اعظمؒ کے مناقب میں فرماتے ہیں:

گر کسے واللہ بعالم از مئے عرفانی است
از طفیل شہ عبدالقادر گیلانی است
مُسلمی را یا شہ گیلانی از لطف و کرم
سُوئے خود آوازہ کن و اماندہ از حیرانی است (۹)

یعنی بخدا اگر کسی کو جہان میں شرابِ معرفت حاصل ہوئی تو جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے طفیل حاصل ہوئی ہے۔ اے شہ جیلاں لطف و کرم سے مسلمیؔ (ابوالمعالی) کو اپنی طرف بلا لیجیے جو کہ حیرانی کے باعث پیچھے رہ گیا ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ (۱۵۵۱ء۔ ۱۶۴۲ء) ہندوستان کے مایہ ناز عالمِ دین اور بلند پایہ محدث تھے۔ آپ نے علمِ حدیث کی ترویج واشاعت میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی زیادہ تر زندگی تصنیف و تالیف میں گزری۔ آپ اپنے مناقب میں فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظمؒ راہِ یقین کی دلیل ہیں، اکابرین کے راہبر ہیں۔ آپ دارین کے شیخ اور کونین کے ہادی ہیں، آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل پاک کے جوہر ہیں:

غوثِ اعظم دلیل راہِ یقیں
بالیقیں رہبر اکابر دیں

شیخ دارین و ہادیِ ثقلین
زبدۃ آلِ سید کونین(۱۰)

شہزادہ محمد داراشکوہ قادری (۱۶۱۵ء۔ ۱۶۵۹ء)، مغل بادشاہ شاہجہاں کے بڑے بیٹے، عہدِ مغلیہ کے اہم شاعر اور ادیب بھی تھے۔ آپ نے حضرت میاں میر قادری کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ "سفینۃ الاولیاء"، "سکینۃ الاولیاء"، "دیوان داراشکوہ"، رسالہ "حق نما" اور "رسالہ معارف" آپ کی اہم تصنیفات ہیں۔ آپ سیدنا غوث اعظمؒ سے بھی گہری عقیدت رکھتے تھے۔ آپ مناقبِ غوثِ جیلانیؒ میں فرماتے ہیں کہ آپ سید السادات اور شاہباز لامکاں ہیں۔ جہاں پر آپ کے قدمین لگے وہ زمین آسمان کے لیے باعث رشک ہے:

سید السادات فخرِ اولیا
شیر دیں شہبازِ اوجِ لامکاں
ہر کجا پائی نہادی بر زمین
فخر کردی آں زمیں بر آسماں(۱۱)

سلطان العارفین حضرت سید سلطان باہو سروری قادریؒ (۱۶۳۰ء۔ ۱۶۹۱ء) سترھویں صدی عیسوی کی نامور روحانی شخصیت تھے۔ آپ نے ظاہری علم حاصل نہیں کیے لیکن اس کے باوجود آپ کی تصانیف کی تعداد ۱۴۰ ہے۔ ابیات باہوؒ کے علاوہ تمام تصانیف فارسی میں ہیں۔ آپ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی محبت میں مستغرق تھے۔ آپ کا پنجابی اور فارسی کلام اس پر شاہد ہے۔ فارسی کلام ملاحظہ فرمائیں:

حقیقت از تو روشن شد طریقت از تو گلشن شد
سپہر شرع راماہی ز ہے خورشیدِ نورانی
سگِ درگاہِ میراں شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ برشیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی(۱۲)

یعنی حقیقت آپ کے وجود سے روشن ہوئی اور طریقت گلزار بنی۔ آپ نورانی سورج اور آسمان شرع کے چاند ہیں۔ اگر تو قربِ خداوندی کا طلب گار ہے تو سگِ بارگاہ جیلاں بن جا کہ سگ آستانہ غوث کو شیروں پر برتری حاصل ہے۔

حضرت مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی (م ۱۶۹۸ء) سترھویں صدی عیسوی کے فارسی زبان وادب

کے نامور شاعر، عالمِ دین اور صوفی تھے۔ تذکرہ نویسوں نے غنیمت کے سالِ پیدائش کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ وفات گیارھویں صدی ہجر کے اواخر میں ہوئی۔ آپ کے والدین حضرت نوشہ گنج بخش کے مریدین میں سے تھے۔ آپ کی مثنوی "نیرنگِ عشق" اور "دیوانِ غنیمت" بہت مقبول ہیں۔ حضرت غنیمت کنجاہی نسبت غوثیت کو اپنا اعزاز اور سرمایہ قرار دیتے ہیں۔ خود کو جناب غوثِ اعظمؒ کا غلام گردانتے ہیں:

غنیمت! اے غلامِ غوثِ اعظم
فدائے نامِ پاکِ قطبِ عالم
چو خود را من سگِ کوئے تو خواندم
بہ آہوئے حرم نسبت رسا ندم(۱۳)

محمد ہاشم نوشاہی (۱۷۳۵ء۔ ۱۸۴۳ء) فارسی، پنجابی اور ہندی کے نامور شاعر تھے۔ پنجابی میں سسی پنوں، سوہنی مہینوال، شیریں فرہاد، لیلیٰ مجنوں، ہیر رانجھا اور فارسی میں یوسف زلیخا ایسی داستانیں شہرت کا سبب بنیں۔ ہاشم کا مزار تھرپال ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ ہاشم نے سیدنا غوث پاکؒ کی مدح سرائی کے لیے غزل اور مخمس کی ہیئتیں منتخب کی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ غوث اعظمؒ آفتابِ جیلاں اور بغداد کے ماہ منور ہیں اور ہاشم کی زبان آپ کی مدح سے ہمہ وقت تر رہتی ہے:

یا پیر غوث اعظم بادشاہ نام ور
ای آفتابِ جیلاں بغدادی قمر
ہاشم وظیفہ کن ہمیں نام محی الدین
ہر لیل و ہر نہار و ہر شام و ہر سحر(۱۴)

حضرت شاہ نیاز بریلوی چشتی نظامیؒ (۱۷۷۵ء۔ ۱۸۳۴ء) میں سلسلہء چشتیہ کے نامور صوفی اور فارسی اور اردو کے باکمال شاعر تھے۔ آپ حضرت فخر الدین چشتی کے خلفاء میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ بریلی میں مدفون ہیں۔ شاہ نیاز فرماتے ہیں کہ ہمیں سیدنا غوث اعظمؒ کا ہاتھ تھام لینا چاہیے کہ صالحین کا ہاتھ دراصل اللہ ہی کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اولیائے کرام کے کندھوں پر غوث اعظمؒ کے قدم مبارک ہیں اور آپ بلاشبہ محی الدین ہیں:

بدہ دستِ یقیں اے دل بدستِ شاہ جیلانیؒ
کہ دستِ اوبود اندر حقیقت دستِ یزدانی

زپائے پاکِ اُو فخریست دوش پاک بازاں را
حیاتِ تازہ بگرفتہ ازو دینِ مسلمانی(۱۵)

ابوالمظفر سراج الدین بہادر شاہ ظفر (۱۷۷۵۔ ۱۸۶۲ء)، آخری مغلیہ تاجدار فارسی اور اردو کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ شاعری میں شاہ نصیر، ابراہیم ذوق اور اسد اللہ خان غالب سے اصلاح لیتے رہے۔ دیوانِ اردو، دیوان فارسی اور شرح گلستان سعدی ان کی یادگار ہیں۔ سیدنا غوث اعظمؒ سے بہادر شاہ ظفر کی عقیدت کا اندازہ اس منقبت سے لگایا جاسکتا ہے کہ جس میں بادشاہ کو آپ کی غلامی پر فخر و ناز ہے:

مکن تشویش و باش ای دل غلامِ شاہ جیلانی
غلامش رابود در ہر دو عالم --- سلطانی
ظفر در دین و دنیا نیست دیگر دستگیر من
بغیراز پیرِ پیراں غوثِ اعظم قطب ربانی(۱۶)

مولوی محمد اعظم قریشی الہاشمی بہاولپوری (م ۱۸۶۹ء) بہاول پور کے معروف ادیب اور شاعر تھے۔ آپ ریاست بہاول پور کے عباسی شہزادگان کے اتالیق بھی رہے۔ ریاست کی طرف سے تال پور سندھ میں سفارت کے فرائض بھی انجام دیے۔ ان کے آثار میں جواہر عباسیہ، دیوانِ اعظم بہاول پوری، اقبال نامہ، مولود نبیؐ، حلیۃ النبیؐ اور خطبات بہاول پور شامل ہیں۔ سیدنا غوث اعظمؒ کی شان میں اعظم بہاول پوری کا طویل قصیدہ بہت معروف ہے۔ اعظم کہتے ہیں کہ ولایت غوث اعظم کا جھنڈا کُل عالم پر لہرارہا ہے اور عرب و عجم سب آپ کے مدح خواں ہیں:

عراقی رومی و شامی ہمہ بغدادیت بندہ
بہ دامانِ تو دامانی مدد یا غوثِ صمدانی
عرب گشتہ ثنا خوانت عجم شد زیر فرمانت
چہ ترکی وچہ تورانی مدد یا غوثِ صمدانی(۱۷)

حضرت غلام محی الدین قصوری (۱۷۸۷ء۔۱۸۷۷ء) معروف عالم دین صوفی اور شاعر تھے۔ آپ شاہ غلام علی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ نظم و نثر میں متعدد تصانیف آپ کی یادگار ہیں، آپ قصور میں مدفون ہیں۔ آپ نے سیدنا غوث اعظمؒ کی کرامات فارسی میں منظوم کی ہیں۔ آپ نے مناقبِ غوث اعظم کو "تحفہ ءرسولیہ" کے نام سے موسوم کیا ہے:

پیرِ جہان ، مرشدِ من محی دین
دا منش از صدق گرفتم متین
شاہ شریعت بہ طریقت امام
شمس حقیقت بہ معارف تمام(۱۸)

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ (۱۸۱۷ء۔ ۱۸۹۹ء) معروف عالمِ دین اور صوفی تھے۔ آپ حضرت نور محمد جھنجھانوی کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد الیاس کاندھلوی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا محمود الحسن، مولانا فیض الحسن سہارن پوری اور مولانا حسین احمد مدنی آپ کے معروف تلامذہ اور متبعین میں سے ہیں۔ حاجی صاحب اللہ تعالی کے حضور دست بدعا ہیں کہ یا الٰہی سیدنا غوث اعظمؒ کے صدقے جو قطبِ دوراں ہیں، مجھے ہر خیال سے آزاد کر دے، سوائے اس حال کے جو ان کے فیض سے پیدا ہو:

خداوندا بحقِ شاہِ جیلاں
محی الدین غوث و قطب دوراں
بکن مرا از ہر خیالے
ولیکن آنکہ زو پیداست حالے(۱۹)

حضرت میاں محمد بخشؒ (۱۸۳۰ء۔۱۹۰۷ء) کشمیر کے معروف صوفی شاعر تھے۔ آپ کے والد حضرت میاں شمس الدین، حضرت پیرا شاہ غازی کے دربار کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کی پنجابی مثنوی "سیف الملوک" کو غیر معمولی شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔ آپ نے فارسی اور پنجابی دونوں زبانوں میں مناقب غوث اعظم بیان کیے ہیں۔ "تحفہ میراں" (پنجابی) اور "تذکرہ مقیمی" (فارسی) مناقب غوث اعظمؒ پر مشتمل ہیں۔ آپ نے سیدنا غوث اعظمؒ کے القاب، فضائل اور کرامات کا نہایت محبت سے ذکر کیا ہے:

پیرِ پیراں ، میر میراں شاہِ شاہاں بے نظیر
عالم لوح و قلم ، افتادگاں را دستگیر
مردہ دل رازندہ سازد زندہ را پایندہ
شاہ عبدالقادر آمد نام آں مردِ کبیر(۲۰)

حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۱ء) بیسویں صدی کے معروف عالم دین اور

عربی، فارسی اور اردو کے نامور شاعر تھے۔ آپ کا ترجمہ قرآن مجید "کنز الایمان" فتاویٰ کا مجموعہ "فتاویٰ رضویہ" اور نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ آپ بھی سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے۔ "حدائق بخشش" میں فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں مناقب غوث اعظمؒ موجود ہیں۔ یہ مناقب غزل، قصیدہ، رباعی اور رباعی مستزاد وغیرہ کی ہیئتوں میں ہیں۔ ایک رباعی مستزاد ملاحظہ فرمائیں:

دی گفت ولم کہ جان ست عبدالقادر   گفتم احسنت
جان گفت کہ دین مان ست عبدالقادر   گفتم آمنت
دین گفت حیات من از من و گفتم   این جملہ صفات
از ذات بگو کہ آن ست عبدالقادر   گم شد من دانت(۲۱)

مولانا غلام قادر گرامی (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۷ء)، جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ فارسی کے استاد اور زبردست عالم تھے۔ آپ علامہ اقبال کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ حفیظ جالندھری سمیت برصغیر کے متعدد شعرا آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کا زیادہ عرصہ حیات دکن میں گزرا لیکن لاہور بھی آمد و رفت رہی۔ آپ کی آخری آرام گاہ ہوشیار پور میں ہے۔ آپ اپنے نام کی نسبت اور نیاز مندی کو اپنے لیے اعزاز سمجھتے ہیں۔ اپنی محبت کا یوں اظہار فرماتے ہیں:

غلام قادرم ، فرخندہ نامم
گرامی غوثِ اعظم را غلامم
مصاحب گفت در گوشِ دل من
نیازِ غوثِ اعظم حاصلِ من(۲۲)

حضرت سید طاہر علاؤ الدین قادری الگیلانیؒ (۱۹۳۱ء۔ ۱۹۹۲ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے۔ آپ ۱۹۵۶ء میں سیدنا غوث پاکؒ کے روحانی حکم پر پاکستان تشریف لائے۔ آپ نے ۱۹۹۱ء میں وصال فرمایا۔ بغداد ٹاؤن (ٹاؤن شپ) میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ پاکستان میں آپ کے بے شمار عقیدت مند اور مریدین ہیں۔ معروف اسکالر ڈاکٹر محمد طاہر القادری بھی آپ کے مرید ہیں۔ سیدنا طاہر علاؤ الدینؒ کی ایک طویل مخمس سیدنا غوث پاکؒ کی شان میں موجود ہے جس میں آپ نسبت غوثیت پر اظہار تشکر کرتے ہیں:

للہ الحمد صاحبِ ایمانم
رونق افزائی باغِ عرفانم
گوہر تاج پادشا ہانم
دست گراست غوثِ صمدانم
از غلامانِ شاہِ جیلانم(۲۳)

حافظ محمد افضل فقیر (۱۹۳۶۔ ۱۹۹۴ء) شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ کچھ عرصہ بطور استاد فارسی تدریسی خدمات انجام دیں لیکن جلد ہی استعفی دے دیا اور کاملاً فقر و تصوف کے راستے پر گامزن ہوگئے۔ آپ کی مرقدِ انور کوٹ عبد اللہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ آپ بھی قادری سلسلے سے فیض یاب تھے۔ آپ نے غزل اور رباعی کی ہیئتوں میں مناقب غوث اعظمؒ پیش کیے ہیں۔ ایک منقبت میں فرماتے ہیں:

نام تو وظیفہء فقیراں
مارا بنواز پیر پیراں
ذکرت بہ قلوبِ عاشقاں است
پیراہن بر رخِ ضریراں(۲۴)

سید نصیر الدین نصیر گولڑویؒ (۱۹۴۹۔۲۰۰۹ء)، معروف عالم دین اور صوفی، سید پیر مہر علی شاہ کے خاندان کے چشم و چراغ تھے، آپ سلسلہء طریقت میں چشتی اور سلسلہء نسب میں قادری گیلانی ہیں۔ آپ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کی معروف تصنیف "الرباعیاتِ مدحیہ فی حضرۃ القادریہ"، سیدنا غوث پاکؒ کے مناقب پر مشتمل ہے۔ اس میں دو سو گیارہ رباعیات ہیں۔ آپ اپنی ایک رباعی میں فرماتے ہیں کہ سیدنا غوث پاکؒ نائب ختم المرسلینؐ ہیں، حافظِ دین ہیں اور آپ کے وعظ و نصیحت نے مردہ قلوب کو حیات تازہ عطا فرمائی:

اے حافظِ شرع و دین! عبدالقادر
وے نائبِ مرسلین! عبدالقادر
دادی بہ قلوبِ مُرداں تازہ حیات
بر وعظِ تو آفرین! عبدالقادر(۲۵)

جسٹس محبوب مرشد مشرقی پاکستان کے چیف جسٹس تھے۔ آپ کو متعدد زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ علامہ محمد اقبال سے گہری عقیدت تھی۔ مغربی پاکستان میں جسٹس ارشاد حسن خان اور مجید نظامی سے گہری دوستی تھی۔ ایوب خان سے اختلافات کے باعث بطور چیف جسٹس مشرقی پاکستان استعفیٰ دے دیا۔ آپ سیدنا غوث اعظمؒ کی مدح میں فرماتے ہیں کہ غوث اعظمؒ دینِ متین کے حامی اور دانائے راز ہیں اور مسکین محبوب کے آقا و مولا ہیں:

دانائے سرِ کبریا حامیِ دینِ مجتبیٰؐ
اے ہادِ راہ ھُدیٰ صلّ علیٰ مولائے ما
محبوب مسکین و گدا افتادہ در شہرِ شُما
اے ہادیِ مشکل کشا صلِّ علیٰ مولائے ما(۲۶)

سیدنا غوث اعظم کے محامد و مناقب بیان کرنے کا شرف بیسیوں اولیا اور شعرا نے حاصل کیا ہے۔ یہاں پر مُشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ دیگر اہم فارسی منقبت نگاروں میں حضرت عبدالقادر بدایونیؒ، محمد سعید خان ملتانی، برخوردار بحر العشق، حافظ محمد حیات، دلشاد پسروری، واقف بٹالوی، علامہ محمد اویس، عارف صنعت کاری اور پیر غلام محی الدین قادری کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح محمد سلامت اللہ کشفی، حضرت سید شاہ غلام گیلانیؒ، مفتی غلام سرور لاہوری، قطب الدین قادری، حسن شعری، حضرت عثمان نورنگ زادہؒ، اشرف منچری نوشاہی، خورشید احمد مسافر، دیدار علی شاہ، غلام علی فائق، غلام دستگیر القادری نوشاد، غلام فخر الدین سیالوی، بشیر احمد قادری اور پروفیسر سید کبیر احمد مظہر کو بھی مداحینِ غوث اعظم میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہے۔

منظوم فارسی مناقب متنوع موضوعات کے حامل ہیں۔ زیادہ تر شعرا نے سیدنا غوث پاکؒ کے شرف حسب و نسب، کرامات، فضائل و شمائل، دیگر اولیاء کرام پر آپ کی فضیلت، مخلوق خدا کی آپ سے محبت اور ذاتی عقیدت و نیاز کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔

اسی طرح یہ مناقب فنی و اسلوبی خوبیوں سے بھی مزین ہیں۔ غزل، رباعی، مخمس، مسدس، قطعہ سمیت تمام معروف ہیئتوں کا دامن مدحِ غوث پاک سے ثروت مند نظر آتا ہے۔ علاوہ ازیں بیان و بدیع کے محسنات بھی بدرجہء اتم موجود ہیں۔ مختصر مناقب کا اعزاز تو بے شمار

شعرا نے حاصل کیا ہے لیکن آپ کی شان میں طویل قصائد پیش کرنے والے بھی بکثرت ہیں۔ بعض شعرا نے آپ کی عقیدت و محبت میں مکمل فارسی مجموعے بھی مرتب کیے ہیں مثلا حضرت حافظ محمد برخوردار بحرالعشق کی منظومہ "در ستائش شیخ عبدالقادر گیلانیؒ"، حضرت غلام محی الدین قصوری حضوری کی "تحفہ رسولیہ" حضرت حافظ محمد حیات کی "فریاد نامہ بہ جناب غوث الاعظم" اور سید نصیر الدین نصیر کی "الربایات مدحیہ فی حضرۃ القادریہ" وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، "منقبت" مشمولہ تذکرہ مشائخ قادریہ، مرتبہ: کلیم قادری (لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، ۱۹۸۵ء)، ۲۴

(۲) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، "منقبت" مشمولہ مظہر جمالِ مصطفائی، مرتبہ: نصیر الدین ہاشمی (لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، ۱۹۹۹ء)، ۹۴

(۳) حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ، "منقبت" مشمولہ غوث الاغیاث، مؤلفہ: محمد ریاض قادری (لاہور: قرطاس پبلشرز، ۲۰۰۴ء)، ۱۷۷

(۴) صابر کلیری، ارمانِ صابر (لاہور: ملک دین محمد اینڈ سنز، س ن)، ۲۳۴

(۵) حضرت بہاء الدین نقشبندؒ، "منقبت" مشمولہ تذکرہ مشائخ قادریہ، مرتبہ: کلیم قادری، ۱۵۸

(۶) حضرت بندہ نواز گیسو دراز، "منقبت" مشمولہ تذکرہ مشائخ قادریہ، مرتبہ: کلیم قادری، ۲۵

(۷) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ، "منقبت"، مشمولہ غوث الاغیاث، مؤلفہ: محمد ریاض قادری، ۱۸۲

(۸) مخدوم محمد غوث گیلانی، "منقبت" مشمولہ مناقب غوثِ اعظم، مرتبہ: راجا رشید محمود (لاہور: شانِ میراں ویلفیئر ٹرسٹ، ۱۴۲۵ھ)، ۲۱

(۹) حضرت شاہ ابو المعالیؒ، تحفتہ القادریہ (لاہور: قادری رضوی کتب خانہ، ۲۰۰۴ء)، ۱۶

(۱۰) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، مترجم: مولانا محمد عبدالاحد (لاہور: ممتاز اکیڈمی، س ن)، ۷۰۷

(۱۱) دارا شکوہ قادری، دیوانِ دارا شکوہ، مرتب: احمد نبی خاں (لاہور: ادارہ تحقیقات پاکستان، دانشگاہِ پنجاب، ۱۹۹۴ء)، ۹۶

(۱۲) حضرت سلطان باہو، "منقبت"، مشمولہ غوث الاغیاث، مرتبہ: محمد ریاض قادری، ۱۸۳

(۱۳) حضرت مولانا غنیمت کنجاہی، "منقبت"، مشمولہ غوث الاغیاث، مرتبہ: محمد ریاض قادری، ۱۸۵

(۱۴) محمد ہاشم تھرپالوی، چہار بہار، بالترجمہ اردو بہ عنوان خزائن الاسرار، مترجم؛ شرافت نوشاہی (پاکستان: ادارہ معارف نوشاہیہ، ۱۹۸۴ء)، ۹

(۱۵) شاہ نیاز بریلوی چشتی نظامی، "منقبت" مشمولہ غوث الاغیاث، مرتبہ؛ محمد ریاض قادری، ۱۹۳

(۱۶) بہادر شاہ ظفر، "منقبت"، مشمولہ تذکرہ مشائخ قادریہ، مرتب؛ کلیم قادری، ۲۶

(۱۷) اعظم بہاول پوری، دیوانِ اعظم بہاول پوری، مرتب؛ غلام اکبر، مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی مملوکہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور، ۲۰۰۷ء)، ۲۲۳

(۱۸) غلام محی الدین قصوری، تحفہ رسولیہ، مرتب؛ غلام مصطفیٰ صدیق (لاہور: مکتبہ صدیقیہ، ۲۰۰۳ء)، ۱۰۵

(۱۹) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، کلیاتِ امدادیہ (کراچی: دارالاشاعت، ۱۹۷۶ء)، ۲۱۷

(۲۰) میاں محمد بخش، تذکرہ مقیمی (لاہور: مجلس شاہ حسین، س ن)، ۲۵

(۲۱) احمد رضا خان بریلویؒ، حدائق بخشش (لاہور: اکبر بک سنٹر، ۲۰۰۴ء)، ۸۶

(۲۲) غلام قادر گرامی، دیوانِ گرامی (لاہور: مکتبہ ندارد، س ن)، ۱۴۴

(۲۳) طاہر علاؤ الدین، سید، تذکرہء قادریہ (کوئٹہ: دربار غوثیہ الگیلانی ہاؤس، ۲۰۱۶ء)، ۴۸۹

(۲۴) حافظ محمد افضل فقیر، جانِ جہاں (لاہور: مکتبہ جدید، طبع سوم، ۱۴۳۵ء)، ۱۶۸

(۲۵) سید نصیر الدین نصیر، الرباعیاتِ مدحیہ فی حضرۃ القادریہ (اسلام آباد: مہریہ نصیریہ پبلشرز، گولڑہ شریف، ۲۰۰۷ء)، ۱

(۲۶) محبوب مرشد، جسٹس، بفیضِ شاہِ جیلانی، مشمولہ قومی ڈائسٹ (پیرانِ پیر نمبر)، ۱۰۹

Bibligraphy

- Ahmad Raza Barelvi, *Hadaiq Bakhshish*, (Lahore: Akbar Book center, 2004)
- Azam Bahawalpuri, *Diwan-e Azam Bahawaluri*, (Comp.) Dr. Ghulam Akbar, (PhD Thesis Department of Persian, The Islamic University of Bahawalpur, 2007)
- Dara Shikwa, *Dewan-e Dara Shikwa*, (comp.) Ahmad Nabi Khan (Lahore: Idarah Tahqeqat-e Pakistan, Punjab University).
- Ghulam Mahaiyy al-Deen Qasuri, *Tuhfa Rasoolia*, (Comp.) Ghulam Mustafa Siddeq, (Lahore: Maktaba Siddeqia, 2003)
- Ghulam Qadir Gerami, *Diwan-e Girami*, (Lahore: Maktaba Nadard)
- Hafiz Muhammad Afzal Faqeer, *Jahan-e Jahan*, (Lahore: Maktaba Jadeed, 1435)
- Hajif Imdadullah Mahajar Makki, *Kulliyat-e Imdadia*, (Karachi: Darul Ish'at, 1976)
- Hazrat Bahao al-Deen Naqshband, “Manqabat” (incl.) *Tazkara-e Masha'ikh Qadria*, (comp.) Kaleem Qadri.

- Hazrat Bahao al-Deen Zakaria Multani, “Manqabat” (incl.) Ghos la-Aghyas, by Muhammad Riaz Qsdri (Lahore: Qirtas Publishers, 2004)
- Hazrat Shah Abu al-Mu'ali, *Tuhfatul Qadria,* (Lahore: Qadri Rizwi Kutub Khana, 2004)
- Hazrat Sheikh Abdul Haq Muhaddis Dehlavi, *Akhbar al-Akhyaar,* (trans.) Maulana Abdul Ahad (Lahore: Mumtaz Acedemy)
- Khawaja Moeen al- Deen Chshti Ajmeri, “Manqabat” (incl.) Tazkarah-e Mashaikh Qadria, (comp.) Kaleem Qadri, (Lahore: Maktaba Nabawia, 1985)
- Khawaja Qutab al-Deen Bakhtiat Kaki, “Maqabat” (incl.) Mazhar-e Jamaal-e Mustafai, (incl.) Naseer al-Deen Hashmi, (Lahore: Maktaba Nabawia, 1999
- Makhdoom Muhammd Ghosh Gilani, “Maqabat” (incl.) Manaqab-e Ghaos-e Azam, (Comp.) Raja Rasheed Mehmood (Lahore: Shan-e Meeran Welfaire Trust, 1425)
- Mian Muhammad Bakhsh, *Tazkerah Muqeemi,* (Lahore: Majlis Shah Husain)
- Muhammad Hashim Tharpalvi, *Chahar-e Bahar,* (Trans.) Sharafat Noshahi, (Gujrat: Idara Noshahida, 1984)
- Sabir Kaleri, *Irmaghan-e Sabir,* (Lahore: Malik Deen Muhammad and Sons)
- Syed Naseer al-Deen Naseer, *Al-Rubaeyat-e Madhia Fi Hazratul Qadria,* (Islamabad: Mehria Naseeria Publishers Golra Shrif, 2007)
- Syed Tahir Alaoud Deen, *Tazkerah-e Qadria,* (Quaita: Darbar Ghosia al-Gelani House, 2016)

❖❖❖